19واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعتہ المبارک 12 فروری 2016

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ داخلہ

بروز جمعۃ المبارک 20 فروری 2015 اور بروز جمعۃ المبارک 3 اپریل 2015 اور 22 مئی 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

صوبہ میں مطلوب اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے پولیس ٹاسک فورس کا قیام ودیگر تفصیلات

***2994: جناب احمد خان بھچر:** کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں مطلوب اشتہاریوں کو گرفتار کرنے کے لئے پولیس ٹاسک فورس قائم کی گئی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران صوبہ میں کل کتنے پولیس مقابلے ہوئے ان میں کل کتنے پولیس اہلکار شہید ہوئے اور کتنے ڈاکو مارے گئے، سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) پولیس شہداء کو کل کتنی مالی امداد دی گئی اور ان کے کل کتنے ورثاء کو نوکریاں دی گئیں۔

(تاریخ وصولی 10 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 26 دسمبر 2013)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) مطلوب اشتہاریوں کی گرفتاری کے لیے حکومت پنجاب کی ہدایات کے تحت انسپکٹر جنرل آف پولیس نے عہدہ سنبھالتے ہی خصوصی مہم کا آغاز کیا اور اس مہم کی کارکردگی رپورٹ کو روزانہ کی بنیاد پر بذات خود مانیٹر کرتے ہیں۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں میں کل 1483 پولیس مقابلے ہوئے اور ان میں 1160 ڈاکو/کرمنلز ہلاک ہوئے۔ سال وائز تفصیل درج ذیل ہے:۔

	2009	2010	2011	2012	2013
پولیس مقابلے	307	267	216	397	256
پولیس اہل کار شہید	28	37	28	29	35
ڈاکو ہلاک	253	167	127	360	253

(ج) پچھلے چھ سالوں میں پنجاب پولیس کے شہداء کے ورثاء کو مبلغ پنتیس کروڑ، چالیس لاکھ -/354,000,000 روپے دیئے گئے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

جبکہ اسٹیبلشمنٹ برانچ کی رپورٹ کے مطابق پچھلے پانچ سالوں میں شہداء کے 144 بچوں کو بھرتی کیا گیا۔

سیریل نمبر	سال	پنجاب پولیس کے شہداء کی تعداد	ایوارڈ	کل رقم
1	2009	28	28x2,000,000	-/56,00,000 روپے
2	2010	37	37x2,000,000	-/74,000,000 روپے
3	2011	28	28x2,000,000	-/56,000,000 روپے

4	2012	29	29x2,000,000	58,000,000/-روپے
5	2013	35	35x2,000,000	70,000,000/-روپے
6	2014	20	20x2,000,000	40,000,000/-روپے
	ٹوٹل	177	۔	354,000,000/-روپے

(تاریخ وصولی جواب 28 اپریل 2015)

بروز جمعتہ المبارک 22 مئی 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

چائلڈ پروٹیکشن ویلفیئر بیورو کی سالانہ پراگریس رپورٹس کی تفصیلات

***1146: محترمہ عائشہ جاوید:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر جنرل چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کا چیف ایگزیکٹو ہوتا ہے نیز ڈائریکٹر جنرل کو تعینات کرنے کا طریقہ کار کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈائریکٹر جنرل چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی سالانہ پراگریس رپورٹ تیار کرتا ہے؟

(ج) اس وقت ڈائریکٹر جنرل کے عہدے پر کون تعینات ہے اور ان کا تجربہ کیا ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو بیورو کے قیام سے اب تک جتنی پراگریس رپورٹیں پیش کی گئی ہیں، ان کی کاپیاں فراہم کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 08 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر جنرل چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کا چیف ایگزیکٹو ہوتا ہے اور ڈائریکٹر جنرل کی تعیناتی کا طریقہ کار مجوزہ سروس رولز 2010 کے مطابق کیا جاتا ہے جس کی مجاز اتھارٹی وزیر اعلیٰ پنجاب ہوتے ہیں۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر جنرل چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی سالانہ پروگریس رپورٹ تیار کرتا ہے۔

(ج) اس وقت ڈائریکٹر جنرل کے عہدے پر محمد یثرب صاحب تعینات ہیں جو کہ بنیادی سکیل نمبر 19 میں صوبائی سول سروس کے آفیسر ہیں۔

(د) بیورو کے قیام سے اب تک جتنی پراگرس رپورٹس پیش کی گئی ہیں ان کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب یکم اکتوبر 2013)

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی جانب سے والدین کے حوالے کئے گئے گمشدہ بچوں کی تعداد و دیگر تفصلات

*1148: محترمہ عائشہ جاوید : کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے ذریعہ دوسرے شہروں، صوبوں اور دوسرے ممالک سے گمشدہ بچے یا گھروں سے بھاگے بچوں کو واپس لاکر ان کے والدین کے سپرد کیا جاتا ہے؟

(ب) مذکورہ بیورو میں کس قسم کے بچوں کو تحفظ دیا جاتا ہے نیز کتنی عمر تک کے بچوں کو وہاں پر لایا جاتا ہے اور کتنی عمر تک بچے ادارے کے پاس رہ سکتے ہیں؟

(ج) کیا چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی عدالتیں بھی موجود ہیں اگر ہاں تو کتنی ہیں اور ان میں اب تک کتنے کیس رجسٹر ہوئے ہیں اور ان میں سے کتنے کیسوں کا فیصلہ ہوا ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(د) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ادارے کے قیام سے اب تک کتنے بچوں کو ان کے والدین کے سپرد کیا گیا ہے، مکمل تفصیلی فہرست سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 8 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کا قیام Punjab Destitute & Neglected Children Act 2004 کے تحت عمل میں آیا اور مذکورہ ایکٹ کا عمل صرف صوبہ پنجاب تک ہے اس وقت چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے انسٹیٹیوشنز پنجاب کے سات اضلاع لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، راولپنڈی، فیصل آباد، ملتان اور ڈیرہ غازی خان میں موجود ہیں۔ یہ ادارے گمشدہ، گھروں سے بھاگے ہوئے بھیک مانگنے والے اور عدم توجہی کے شکار بچوں کو اپنی حفاظتی تحویل میں لیتے ہیں اور پھر چائلڈ پروٹیکشن کورٹس کے ذریعے بچوں کو ان کے والدین کے حوالے کیا جاتا ہے۔

(ب)مذکورہ ادارہ میں لاوارث، لاچار، گھر سے بھاگے ہوئے گمشدہ اور عدم توجہی کے شکار بچوں کو تحفظ دیا جاتا ہے۔مزید برآں پندرہ سال تک کی عمر کے بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا جاتا ہے اور اٹھارہ سال تک عدم توجہی کے شکار بچوں کو ادارہ ہذا کے چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشنز میں رکھا جاتا ہے۔

(ج) ضلع لاہور (ہیڈ کوارٹر) میں علیٰحدہ سے چائلڈ پروٹیکشن کورٹس موجود ہے جبکہ دوسرے اضلاع میں سینئر ایڈیشنل جج کی عدالت میں بچوں کو پیش کیا جاتا ہے۔ان عدالتوں کے ذریعے بیورو کے قیام سے لے کر اب تک 25556 بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا گیا ہے اور ان میں سے 25072 بچوں کو ان کے والدین / سرپرستوں کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

(ہ)مذکورہ ادارے کے قیام سے لے کر اب تک 25556 بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا گیا اور ان میں سے 25072 بچوں کو عدالتوں کے ذریعے بچوں کے والدین / سرپرستوں کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب یکم اکتوبر 2013)</u>

<u>چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے بورڈ آف گورنرز کے ممبران کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

*1149: <u>محترمہ عائشہ جاوید</u>: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے بورڈ آف گورنرز کے ممبران کی تعداد کیا ہے نیز موجودہ بورڈ آف گورنرز کے ممبران کے نام بتائے جائیں؟

(ب) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے قیام سے اب تک جتنے چیئرپرسن رہ چکے ہیں ان کے ناموں سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا مذکورہ بیورو میں چیئرپرسن کو صوابدیدی اختیارات بھی حاصل ہوتے ہیں اگر ہاں تو کس قسم کے حاصل ہوتے ہیں؟

(د) کیا صوبائی اسمبلی پنجاب کے 3 ممبران بھی بورڈ آف گورنرز کے رکن ہوتے ہیں اگر ہاں تو اس وقت کون سے صوبائی اسمبلی پنجاب کے ممبران بورڈ آف گورنرز کے رکن ہیں، ان کے نام بتائے جائیں؟

(ہ) کیا صوبائی اسمبلی پنجاب کے ممبران میں سے بھی بورڈ آف گورنرز کا چیئرپرسن ہو سکتا ہے؟

(و) کیا بیورو کے بورڈ آف گورنرز کے پاس کمیٹیاں بنانے کا اختیار ہے اگر ہاں تو کب تک، کتنی کمیٹیاں تشکیل دی جا چکی ہیں، ہر کمیٹی کے اراکین کے ناموں کے ساتھ تفصیل سے ایون کو آگاہ کیا جائے؟

(ز) کیا ان کمیٹیوں کو بورڈ کی طرف سے اختیارات بھی منتقل کئے جاتے ہیں، اگر ہاں تو کس قسم کے اختیارات منتقل کئے جاتے ہیں؟

(ح) کیا بورڈ آف گورنرز ہر ضلع میں سپیشل کمیٹیاں بھی تشکیل دیتا ہے اگر ہاں تو ہر ضلع کی کمیٹی کے اراکین کے ناموں کے ساتھ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 8 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے بورڈ آف ممبران کی تعداد 18 ہے ناموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے قیام سے اب تک 2 چیئرپرسن رہ چکی ہیں۔

1۔ ڈاکٹر فائزہ اصغر　　2۔ شہزادی عمر زادی ٹوانہ

(ج) چیئرپرسن کو صوابدیدی اختیارات حاصل نہیں ہیں چیئرپرسن صرف بورڈ آف گورنر کی طرف سے دیئے گئے اختیارات استعمال کر سکتے ہیں۔

(د) جی ہاں صوبائی اسمبلی پنجاب کے ممبران کی بورڈ آف گورنر کے رکن ہوتے ہیں نام درج ذیل ہیں۔

1۔ مسز صبا صادق　　2۔ مس مہوش سلطانہ　　3۔ ملک محمد احمد خان

(ہ) جی ہاں صوبائی اسمبلی پنجاب کے ممبران میں سے بھی بورڈ آف گورنر کا چیئرپرسن ہو سکتا ہے۔

(و) بیورو کے بورڈ آف گورنر کے پاس کمیٹیاں بنانے کا اختیار ہے کیونکہ بورڈ آف گورنر متحرک نہیں تھا اس لیے کوئی کمیٹی تشکیل نہیں دی گئی۔

(ز) بورڈ متحرک نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک کوئی اختیارات منتقل نہ کئے گئے ہیں۔

(ح) چائلڈ پروٹیکشن انسٹی ٹیوشن گوجرانوالہ، سیالکوٹ، فیصل آباد، ملتان اور راولپنڈی میں ADNC Act کی دفعہ 12 کے تحت فوکل پرسن تعینات کئے ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ توفیق بٹ ایم پی اے گوجرانوالہ۔ 2۔ شجاع پاشا، سیالکوٹ۔ 3۔ نجمہ افضل ایم پی اے فیصل آباد۔
4۔ حمزہ شاہد لودھی ملتان 5۔ راحیلہ یحییٰ ایم پی اے راولپنڈی۔

(تاریخ وصولی جواب یکم اکتوبر 2013)

شیخوپورہ: پی پی 166 میں تھانہ جات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1198: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی 166 شیخوپورہ میں پولیس کے کتنے تھانہ جات اور چوکیاں موجود ہیں؟
(ب) ان تھانہ جات اور چوکیوں میں تعینات عملے کی تعداد اور نام، عہدہ، گریڈ وائز بتائیں؟
(ج) سال 2012 سے آج تک ان تھانہ جات کون کونسے جرائم کی ایف آئی آرز درج ہوئیں اور کتنی ایف آئی آرز زیر التواء ہیں اور کتنی میں فیصلہ ہو چکا ہے، تفصیل ایف آئی آر تھانہ اور چوکی وائز الگ الگ فراہم کریں؟

(تاریخ وصولی 09 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 11 ستمبر 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) حلقہ پی پی 166 شیخوپورہ میں کل 03 تھانہ جات اور 5 چوکیاں ہیں۔
(ب) ان تھانہ جات اور چوکیوں میں تعینات عملے کی تعداد اور نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) سال 2012 سے آج تک ان تھانہ جات میں جو کرائم سرزد ہوئے اور جو ایف آئی آر درج ہوئی ہیں تھانہ وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 اکتوبر 2013)

لاہور: چائلڈ پروٹیکشن بیورو کو بجٹ کی فراہمی و استعمال کی تفصیلات

*1752: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور پی پی 145 انگوری باغ سکیم شالیمار ٹاؤن میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کا دفتر کل کتنے رقبے پر تعمیر کیا گیا۔ اس میں کمروں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب)اس ادارے کا13-2012 کا سالانہ بجٹ کتنا تھااور یہ کن کن کاموں کے استعمال کیا گیا؟
(ج)متذکرہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں کل کتنے بچے رہائش پذیر ہیں اوران کو کیا کیا سہولیات و خوراک فراہم کی جاتی ہے؟

(تاریخ وصولی 5اگست 2013 تاریخ ترسیل 8اکتوبر 2013)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف)چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے دفتر کا رقبہ 50 کنال 17 مرلے ہے اوراس میں کمروں کی تعداد 124 ہے۔
(ب)اس ادارے کا مالی سال 13۔2012 کا بجٹ تیس کروڑ پینتیس لاکھ ستاسی ہزار سات سو روپے تھا۔اخراجات کی ہیڈ وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج)چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو انگوری باغ سکیم شالامار ٹاؤن میں اس وقت 219 لڑکے جبکہ 60 لڑکیاں رہائش پذیر ہیں اوران بچوں کو خوراک، تعلیم، صحت، نفسیاتی، رہنمائی، فنی تعلیم اور دیگر تفریحی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 20 نومبر 2013)</u>

<u>لاہور: صوبہ میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے دفاتر کی تعداد ودیگر تفصیلات</u>

<u>*1753</u>:<u>ڈاکٹر نوشین حامد</u>: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف)لاہور میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے کتنے ادارے ہیں اور یہ کن کن علاقوں میں ہیں؟
(ب)لاہور کے علاوہ صوبہ کے کن کن شہروں میں مذکورہ دفاتر کام کررہے ہیں؟
(ج) متذکرہ ادارے کو جو غیر ملکی این جی اوز فنڈز مہیا کرتی ہیں-ان این جی اوز کے نام اورپتہ جات کی تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(تاریخ وصولی 5اگست 2013 تاریخ ترسیل 8اکتوبر 2013)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) لاہور میں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کا ایک ہی ادارہ ہے جو کہ انگوری باغ سکیم شالیمار لنک روڈ پر واقع ہے۔

(ب) لاہور کے علاوہ گوجرانوالہ، راولپنڈی، ملتان، فیصل آباد، سیالکوٹ اور ڈیرہ غازی خان میں مذکورہ دفاتر کام کر رہے ہیں۔

(ج) مذکورہ ادارہ میں کوئی غیر ملکی این جی اوز فنڈز مہیا نہیں کر رہی۔

(تاریخ وصولی جواب 11 نومبر 2013)

صوبہ پنجاب سے اونٹ دوڑ کے لئے بیرون ملک سمگل کئے جانے والے بچوں کی تفصیلات

*2439: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا اونٹ دوڑ میں حصہ لینے والے صوبہ پنجاب کے رہائشی بچوں کو مڈل ایسٹ سمگل کرنے سے روکنے کے لئے کوئی ٹاسک فورس بنائی گئی ہے؟

(ب) حکومت نے آئندہ اونٹ ریس میں معصوم بچوں کو بیرون ملک سمگل ہونے سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) بچوں کو سمگل کرنے والے کتنے افراد کو اب تک گرفتار کیا گیا، ان کے کیا نام ہیں، اس بھیانک کام کو کرنے والے کتنے افراد کو عدالتوں نے سزائیں دیں؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) بین الاضلعی رپورٹ کے مطابق کسی بچہ کو اونٹ دوڑ میں حصہ لینے کی غرض سے مڈل ایسٹ سمگل نہ کیا گیا ہے اور کبھی بھی اس قسم کا کوئی واقعہ رپورٹ نہیں کیا ہے۔

(ب) معصوم بچوں کو روکنے کے لیے فوجداری قوانین موجود ہیں جن کا موثر نفاذ بھی جاری ہے۔ ٹریول ایجنٹس اور مشکوک افراد کو کڑی نگرانی کی جاتی ہے تاکہ وہ کوئی غیر قانونی کام نہ کریں اور اگر کوئی خلاف ورزی کرے تو قوانین کے تحت قانونی کارروائی فوری عمل میں لائی جائے گی۔

ضلعی سطح پر کمپلینٹ سیل کام کر رہے ہیں جس میں ابھی تک کوئی درخواست بابت سمگل کیے جانے بچے موصول نہ ہوئی ہے اس کے علاوہ کئی اضلاع میں موبائل کمپلینٹ یونٹ بھی کام کر رہے ہیں۔

(ج) بین الاضلعی رپورٹ کے مطابق کسی بچہ کو اونٹ دوڑ میں حصہ لینے کی غرض سے مڈل ایسٹ سمگل نہ کیا گیا ہے اور کبھی بھی اس قسم کا کوئی واقعہ رپورٹ نہیں کیا ہے۔ تاہم ایسے واقعات کی روک تھام کے ضلعی پولیس متحرک رہتی ہے اور قانون کا موثر نفاذ جاری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 ستمبر 2015)

ضلع لاہور: بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2523: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو نے سال 2010 کے دوران بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے کیا اقدامات اٹھائے؟

(ب) ضلع لاہور میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو نے سال 2010 کے دوران کس کس گریڈ میں بھرتی کی؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 10 جنوری 2014)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) 1) 2010 میں 454 بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا گیا۔

2) 2010 میں 629 بچوں کو والدین کے حوالے کیا گیا۔

3) پبلک مقامات مثلاً ہسپتالوں، تھانوں، پارکوں، بس سٹینڈز وغیرہ پر گم شدہ بچوں کے حوالے سے بورڈز آویزاں کئے گئے۔

4) 2010 میں چائلڈ پروٹیکشن میں موجود بچوں کو تعلیم، صحت، لباس، خوراک اور کھیل جیسی سہولیات مہیا کی گئیں۔

5) وارڈنز اور سرکاری غیر سرکاری اداروں کے لوگوں سے تربیتی ورکشاپس کی گئی۔

6) بچوں سے بھیک منگوانے کے خلاف سڑکوں پر آگاہی مہم کے لئے بروشر تقسیم کئے گئے۔

7) 2010 میں مختلف گینگ کے خلاف کارروائی کی گئی جو بچوں سے بھیک منگواتے تھے۔

ان اقدامات کے علاوہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے حال ہی میں درج ذیل اقدامات بھی کیے ہیں:۔

1) بچوں کو ان کے والدین / عزیز واقارب سے ماہانہ بنیادوں پر ملوانے کے لئے اقدامات کئے گئے۔

2) بچوں کی غیر نصابی سرگرمیوں میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے بچوں کے مختلف مقامات پر تفریحی دوروں کے انتظامات کئے گئے۔

3) بچوں کو دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ نعیمیہ لاہور کے تعاون سے دینی تعلیمات کے حصول کا آغاز کیا گیا۔

4) اسپیشل بچوں کی بہتری کے لئے اسپیشل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ میٹنگز کی گئیں۔

5) پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بچوں کے لئے ایک پراسیکیوٹر کی خدمات حاصل کی گئیں۔

6) پنجاب انفارمیشن آف ٹیکنالوجی بورڈ کے ساتھ مل کر چائلڈ ہیلپ لائن 1121 کو زیادہ مؤثر اور فعال بنانے کے لیے اقدامات کئے گئے۔

(ب) ضلع لاہور میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو نے سال 2010 کے دوران 01 تا 05 گریڈ میں بھرتی کی، (لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 15 مئی 2014)</u>

<u>ضلع لاہور: موٹر سائیکل اور کار حور گینگ پکڑنے کی تفصیلات</u>

*2528: <u>محترمہ نگہت شیخ</u>: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف) سال 2011 کے دوران ضلع لاہور میں کل کتنے موٹر سائیکل اور کار چور گینگ پکڑے گئے؟

(ب) سال 2011 کے دوران ضلع لاہور میں پکڑے گئے موٹر سائیکل چور گینگ سے کل کتنی موٹر سائیکلیں برآمد ہوئیں؟

(ج) سال 2011 کے دوران پکڑے گئے موٹر سائیکل چور گینگ کے کتنے ملزمان کو سزائیں ہوئیں، کتنے بری ہوئے اور کتنے چوروں کے ریمانڈ حاصل کر کے ان کے کیس عدالتوں میں زیر سماعت ہیں؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 10 جنوری 2014)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) سال 2011 میں 5 کار چور گینگ کے 23 ممبران گرفتار کر کے 72 مقدمات ٹریس کئے گئے سال 2011 میں 14 موٹر سائیکل چور گینگ کے 60 ممبران گرفتار کر کے 197 مقدمات ٹریس کئے گئے۔

(ب) سال 2011 میں پکڑے جانے والے موٹر سائیکل چور گینگز سے 65 موٹر سائیکلز اور نقد رقم 1107200 روپے برآمد کی گئی اس کے علاوہ سال 2011 میں گرفتار ہونے والے کار چور گینگز سے 30 وہیکلز اور نقد رقم مبلغ 5130000 روپے برآمد کی گئی۔

(ج) سال 2011 میں پکڑے گئے موٹر سائیکل چور گینگ ملزمان کی تعداد 1830 ہے جبکہ سزا یافتہ ملزمان کی سزا 370، بری ملزمان کی تعداد 330 اور 1761 ملزمان کے ریمانڈ ہوئے جبکہ 1095 ملزمان کے کیسز زیر سماعت عدالت ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 5 مارچ 2015)

جی او آر-111 شادمان لاہور میں منشیات کی خرید و فروخت و دیگر مسائل کی تفصیلات

*2681: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی او آر III شادمان لاہور میں انٹری کے لئے گیٹ نمبر 2 اور گیٹ نمبر 7 مقرر ہیں، دونوں گیٹس پر پولیس چوکیاں بھی قائم ہیں، گیٹ نمبر 7 سے ہر انٹر ہونے والے کی باقاعدہ چیکنگ کی جاتی ہے لیکن گیٹ نمبر 3 پر کوئی چیکنگ نہیں کی جاتی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب وہاں کے الاٹیوں سے زیادہ تعداد سرونٹ کوارٹرز میں رہنے والوں کی ہے، سرونٹ کوارٹرز میں رہائشی لوگوں نے کوارٹرز آگے کرائے پر دیئے ہوئے ہیں نیز رکشوں اور ریڑھیوں کے سٹینڈ بنے ہوئے ہیں اور ساری رات ان کی آمد و رفت جاری رہتی ہے؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ جی او آر III کے سرونٹ کوارٹرز میں رہائشی تین چار گروپس نے ساری سڑکوں، فٹ پاتھوں اور خصوصی طور پر گیٹ نمبر 3 سے لے کر مسجد تک رات 3 بجے قبضہ کیا ہوتا ہے، نہ صرف نشہ کرتے ہیں بلکہ کھلے عام نشہ آور اشیاء بیچتے ہیں۔

(د) کیایہ بھی درست ہے کہ لوگوں کے نشہ کرنے اور اس کی خرید و فروخت کے لئے جی او آر 111 شادمان لاہور ایک نہایت ہی محفوظ ایریا ہے اور روزانہ باہر سے لوگ یہاں آکر نشہ خریدتے ہیں اور یہیں بیٹھ کر کرتے بھی ہیں۔

(ہ) کیایہ بھی درست ہے کہ یہ لوگ وارداتیں کرتے ہیں یہاں آکر چھپ جاتے ہیں اور انہیں پروٹیکشن مل جاتی ہے متعدد مرتبہ ان سے اسلحہ بھی برآمد کیا گیا ہے۔

(و) کیایہ بھی درست ہے کہ اگر ان اوباشوں کو کوئی الاٹی روکنے کی کوشش کرتا ہے تو یہ لڑائی کرتے ہیں اور متعدد بار اس سلسلے میں ایف آئی آر بھی رجسٹرڈ ہوئی ہیں۔

(ز) کیایہ بھی درست ہے کہ جی او آر III کے رہائشیوں کی متعدد بار چوریاں ہو چکی ہیں حتیٰ کہ ان کی گاڑیاں بھی چرائی جا چکی ہیں۔

(ح) کیایہ بھی درست ہے کہ جی او آر III کے رہائشیوں نے متعدد بار تمام حالات سے متعلقہ اتھارٹیز مع ایڈیشنل چیف سیکرٹری کو زبانی اور تحریری طور پر بھی آگاہ کیا لیکن آج تک ان کی کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔

(ط) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا متعلقہ محکمہ ان مسائل کو حل کر کے جی او آر III کے رہائشیوں کی پریشانی دور کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 20 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 20 دسمبر 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) درست نہ ہے۔ جی او آر III شادمان لاہور میں انٹری کے لیے گیٹ نمبر 3 اور گیٹ نمبر 8 مقرر ہیں دونوں گیٹس پر پولیس کی چوکیاں قائم ہیں دونوں گیٹس پر انٹر ہونے والوں کی باقاعدہ چیکنگ کی جاتی ہے مزید یہ کہ BOF-18 تا BOF-41 جو کہ علیحدہ فلیٹس ہیں ان کے لئے علیحدہ گیٹ ہے اور وہ کھلا رہتا

ہے اس طرح BOF-50تا BOF-60 علیٰحدہ فلیٹس ہیں اور ان کے لئے بھی علیٰحدہ گیٹ ہے جو کہ کھلا رہتاہے تاہم پروٹوکول کا عملہ وقتاًفوقتاً مذکورہ بالا گیٹس کی چیکنگ کے لئے گشت کرتا رہتا ہے۔

(ب) درست نہ ہے جی او آر III شادمان لاہور میں سرونٹ کوارٹرز میں رہنے والے ملازم الاٹیوں کی اجازت سے وہاں رہ رہے ہیں اور اسٹیٹ آفس کے علم کے مطابق کوئی سرونٹ کوارٹر کرایہ پر نہ دیا گیا ہے۔ محکمہ ہذا کی جانب سے اکثر و بیشتر چیکنگ بھی کی جاتی ہے نیز وہاں پر ریڑھیوں اور رکشوں کا کوئی اڈہ نہ ہے تاہم چند سرونٹ جو کہ الاٹیوں کے ساتھ Attach ہیں اور ان کے پاس رکشہ ہیں جو فارغ وقت میں چلاتے ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔ جی او آر III شادمان لاہور میں کسی سرونٹ کو فٹ پاتھ پر قابض ہونے کی اجازت قطعاً نہ ہے اور نہ ہی وہاں پر کسی قسم کا نشہ کیا جاتا ہے کیونکہ گیٹ نمبر 3 پر پولیس چوکی بھی ہے اور پروٹوکول کا عملہ بھی موجود رہتا ہے۔

(د) درست نہ ہے کیونکہ جی او آر III شادمان لاہور کے دونوں انٹری گیٹس پر پولیس اور پروٹوکول کا عملہ ہر وقت ڈیوٹی پر موجود رہتا ہے لہذا وہاں پر نشہ آور اشیاء کی خرید و فروخت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ہ) درست نہ ہے کیونکہ جی او آر III میں داخل ہونے والے ہر شخص کی باقاعدہ تلاشی لی جاتی ہے اس لئے کسی مجرم کا وہاں چھپنے کا امکان نہیں۔

(و) ریکارڈ کے مطابق کسی قسم کی ایف آئی آر کی اطلاع نہیں دی گئی۔

(ز) جی او آر III شادمان لاہور میں چوری خارج از امکان نہیں تاہم کسی الاٹی کی جانب سے ایسی شکایت موصول نہ ہوئی ہے اگر کوئی ایسا کیس رپورٹ ہوا تو حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ح) درست نہ ہے۔ جی او آر III شادمان لاہور کے رہائشیوں کی جانب سے کوئی تحریری شکایت موصول نہ ہوئی اگر ہوتی ہے تو ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ط) جزو ہائے بالا کے سوالات کے جوابات تحریر کئے جا چکے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 2 فروری 2015)

صوبہ میں ڈی۔ایس۔پیز کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کی تفصیلات

*2821: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)صوبہ میں ڈی ایس پی کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، کتنی پُر اور کتنی خالی ہیں؟

(ب)ان خالی اسامیوں کو پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج)حکومت کب تک ان کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی یکم اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 20 دسمبر 2013)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف)

برانچ	منظور شدہ اسامیاں	موجودہ نفری	خالی اسامیاں
DSPs جنرل ایگزیکٹو برانچ	537	358	179
DSPs ٹریفک برانچ	67	36	31
DSPs لیگل برانچ	130	80	50
DSPs ٹیلی برانچ	08	06	02
DSPs ایم ٹی برانچ	01	01	00
DSPs فنگر پرنٹ بیورو	01	00	01
ٹوٹل	744	481	263

(ب)ان خالی اسامیوں کو پُر نہ کرنے کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:۔

DSPs جنرل ایگزیکٹو برانچ	2008 میں انسپکٹرز (جنرل ایگزیکٹو برانچ) کی سنیارٹی لسٹ جاری کی گئی تھی جس کو رینکر انسپکٹرز اور ڈائریکٹ انسپکٹرز نے مختلف عدالتوں میں چیلنج کیا عدالت عالیہ اور عدالت عظمیٰ کے احکامات کی روشنی میں 2011، 2012 اور 2013 کو عارضی سنیارٹی لسٹیں جاری کی گئی تھیں جن کو بھی عدالتوں میں چیلنج کیا گیا۔ مختلف اوقات میں عدالتوں نے انسپکٹر سے DSP کی ترقی کے خلاف stay orders جاری کئے جن کی وجہ سے 2010 کے بعد انسپکٹر سے DSP کے عہدہ پر ترقی نہ ہو سکی ہے۔

	عدالت عظمیٰ نے سول اپیل نمبر 2012/840 میں حکم دیا ہے کہ عارضی سنیارٹی لسٹ پر اعتراضات کو سن کر ایک ماہ کے اندر فائنل سنیارٹی لسٹ جاری کی جائے، جس کے لیے ایڈیشنل آئی جی پنجاب کی سربراہی میں کمیٹی بنادی گئی ہے جو کہ اعتراضات کو سن کر فائنل سنیارٹی لسٹ جاری کرے گی اس کے بعد سینئر انسپکٹرز کو قانون کے مطابق DSP کے عہدہ پر ترقی دی جائے گی۔
DSPs ٹریفک برانچ	اس وقت انسپکٹرز ٹریفک سارجنٹ کی موجودہ نفری NIL ہے۔

(ج) جنرل ایگزیکٹو برانچ

2008 میں انسپکٹرز (جنرل ایگزیکٹو برانچ) کی سنیارٹی لسٹ جاری کی گئی تھی جس کو رینکر انسپکٹرز اور ڈائریکٹ انسپکٹرز نے مختلف عدالتوں میں چیلنج کیا عدالت عالیہ اور عدالت عظمیٰ کے احکامات کی روشنی میں 2011، 2012 اور 2013 کو عارضی سنیارٹی لسٹیں جاری کی گئی تھیں جن کو بھی عدالتوں میں چیلنج کیا گیا۔ مختلف اوقات میں عدالتوں نے انسپکٹر سے ڈی ایس پی کی ترقی کے خلاف حکم امتناعی جاری کئے جن کی وجہ سے 2010 کے بعد انسپکٹر سے ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی نہ ہو سکی ہے۔ عدالت عظمیٰ نے سول اپیل نمبر 2012/840 میں حکم دیا ہے کہ عارضی سنیارٹی لسٹ پر اعتراضات کو سن کر ایک ماہ کے اندر فائنل سنیارٹی لسٹ جاری کی جائے۔ جس کے لئے ایڈیشنل آئی جی پنجاب کی سربراہی میں کمیٹی بنائی گئی جس نے اعتراضات کو سن کر مورخہ 24-03-2014 کو فائنل (پارٹ ون) سنیارٹی لسٹ جاری کی۔ اس وقت DSP کی 193 اسامیاں خالی تھیں جن کو پر کرنے کے لئے محکمانہ پروموشن کمیٹی نے مورخہ 31-03-2014 کو 131 انسپکٹرز اور مورخہ 12-06-2014 کو 46 انسپکٹرز کو قانون کے مطابق ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی دی ہے بقایا اسامیاں مختلف وجوہات کی بناء پر نظر انداز ہونے والے افسران کے لئے رکھی گئی ہیں موزوں افسران کو ترقی کے لئے محکمانہ پروموشن کمیٹی دوبارہ زیر غور لائے گی۔

لیگل برانچ

مورخہ 17-12-2013 کو ایک انسپکٹر لیگل کو ڈی ایس پی لیگل کے عہدہ پر ترقی دی گئی ہے۔ لیگل انسپکٹرزان کی سنیارٹی لسٹ کے مطابق 2 انسپکٹران کی بطور DSP ترقی ہونا باقی ہے۔ ایک انسپکٹر کو سپر سیڈ اور ایک انسپکٹر کو ریکارڈ مکمل نہ ہونے کی وجہ سے مورخہ 17-12-2013 کو نظر انداز کیا تھا ان کا ریکارڈ مکمل کیا جارہا ہے۔ محکمانہ پروموشن کمیٹی قانون کے مطابق ان افسران کو ترقی کے لئے دوبارہ زیر غور لائے گی۔

ٹریفک برانچ

اس وقت انسپکٹرز سارجنٹ کی نفری نہ ہے۔ لہذا ڈی ایس پی ٹریفک کی اسامی پر ترقی کے لئے کوئی امیدوار نہ ہے۔

ٹیلی کمیونیکشن برانچ

مورخہ 17-12-2013 کو پانچ انسپکٹرز ٹیلی کمیونیکیشن برانچ کو ڈی ایس پیز ٹیلی کے عہدہ پر ترقی دی گئی ہے۔ اس وقت صرف 2 انسپکٹرز ٹیلی سنیارٹی لسٹ پر موجود ہیں لیکن ترقی کے لئے بنائے گئے قوانین اور معیار پر پورا نہیں اترتے۔ جیسے ہی یہ افسران قانونی معیار پورا کریں گے ان کا کیس ترقی کے لئے زیر غور لایا جائے گا۔

فنگر پرنٹ بیورو

انسپکٹر (فنگر پرنٹ بیورو) نے DSP کی ترقی کے لیے لازمی ٹریننگ کورس نہ کیا ہے۔ کورس کرنے کے بعد DSP کے عہدہ پر اس کی ترقی کے لئے اس کا نام زیر غور لایا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 5 اگست 2014)

ضلع فیصل آباد: بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*3124: میاں طاہر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پولیس ضلع فیصل آباد کو کتنی رقم سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران فراہم کی گئی، تفصیل مدوائز بتائیں؟

(ب) اس میں سے کتنی رقم انتظامی امور پر خرچ ہوئی اور کتنی رقم سے سامان خرید کیا گیا؟

(ج)ان سالوں کے دوران سرکاری گاڑیوں، موٹر سائیکل کی مرمت، خرید اوران کے تیل کی خرید پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم خورد برد ہونے کا انکشاف ہوا؟

(ہ)اس خورد برد کی انکوائری کروائی گئی تو ہر انکوائری کی تفصیل اور ذمہ داران کے خلاف جو ایکشن لیا گیا،اس کی تفصیل فراہم کریں؟

(تاریخ وصولی 21نومبر 2013تاریخ ترسیل 3جنوری 2014)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف)(i)فراہم کردہ رقم سال 2012-2011 Rs.258,523,232/-

(ii)فراہم کردہ رقم سال 2013-2012 Rs.338,017,895/-

(iii)تفصیل مدوائز چٹھی ہذا ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل مدوائز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)(i)مرمت خرید پرزہ جات سرکاری گاڑیاں، موٹر سائیکل سال 2012-2011

Rs.12,353,800/-

(ii)مرمت خرید پرزہ جات سرکاری گاڑیاں، موٹر سائیکل سال 2013-2012

Rs.12,504,727/-

(iii)خریداری تیل سال 2012-2011 Rs.158608489/-

(iv)خریداری تیل سال 2013-2012 Rs.220777068/-

(د) کوئی نہیں۔

(ہ)رقم خورد برد نہ ہوئی ہے۔اس لیے انکوائری نہ ہوئی اور نہ ہی کوئی ذمہ دار ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10مارچ 2014)

فیصل آباد: بنک ڈکیتی کی وارداتیں ودیگر تفصیلات

*3125: میاں طاہر: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)یکم جنوری2013سے آج تک ضلع فیصل آباد کی حدود میں کتنے بنک اور صرافہ کی دکانوں کو لوٹنے کے واقعات ہوئے،ان کے مقدمہ جات مع نام تھانہ کی تفصیل بتائیں؟

(ب)ہر واردات میں کتنا سامان اور نقدی لوٹی گئی، تفصیل مقدمہ وائز بتائیں؟

(ج)کتنے مقدمہ جات کے ملزمانTraceہوکر گرفتار ہو چکے ہیں اور ان سے کیا کیا ریکوری ہوئی ہے؟

(د)کس کس مقدمہ کے ملزمان ابھی تکTraceنہ ہوئے ہیں اور کس کس مقدمہ کے ملزمان مفرور ہیں؟

(ہ)حکومت مفرور ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کرنے اور جن کے ملزمانTraceنہ ہوئے ان کے ملزمان Traceکرنے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی21نومبر2013تاریخ ترسیل3جنوری2014)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)ضلع فیصل آباد میں سال2013میں بنک ڈکیتی کے(2)مقدمات اور صرافہ ڈکیتی کے کل (6)مقدمات درج ہوئے ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے:۔

1. بنک راہزنی کا مقدمہ نمبر524مورخہ13-08-21بجرم392ت پ تھانہ فیکٹری ایریا
2. مقدمہ نمبر970مورخہ13-12-19بجرم392ت پ تھانہ سٹی جڑانوالہ جبکہ صرافہ ڈکیتی کے مقدمات کی تفصیل ذیل ہے:۔

1. مقدمہ نمبر390مورخہ13-03-19جرم337H2/412/427/395ت پ تھانہ غلام محمد آباد
2. مقدمہ نمبر99مورخہ13-01-30جرم394ت پ تھانہ پیپلز کالونی
3. مقدمہ نمبر1097مورخہ13-10-12جرم392ت پ تھانہ سرگودھا روڈ
4. مقدمہ نمبر451مورخہ13-05-16جرم392ت پ تھانہ بٹالہ کالونی
5. مقدمہ نمبر368مورخہ13-09-16جرم392ت پ تھانہ سٹی سمندری
6. مقدمہ نمبر86مورخہ13-04-21جرم395ت پ تھانہ مریدوالا

(ب)مقدمات بنک راہزنی میں:

1. مقدمہ نمبر970 مورخہ 13-12-19 جرم 392ت پ تھانہ چک جھمرہ میں نقدی20220روپے لوٹی گئی۔
2. مقدمہ نمبر524 مورخہ 13-08-21 جرم 392ت پ تھانہ فیکٹری ایریا میں نقدی مبلغ-/864560روپے لوٹی گئی۔

اور جبکہ صرافہ ڈکیتی کے مقدمات میں

1. مقدمہ نمبر390 مورخہ 13-03-19 جرم337H2/412/412/395ت پ تھانہ غلام محمد آباد میں طلائی زیورات مالیتی تقریباً-/4475000روپے
2. مقدمہ نمبر99 مورخہ 13-01-30 جرم 394 ت پ تھانہ پیپلز کالونی میں نقدی23500 طلائی زیورات90تولے۔
3. مقدمہ نمبر1097 مورخہ 13-10-12 جرم 392ت پ تھانہ سرگودھا روڈ میں مال مسروقہ زیورات60تولے
4. مقدمہ نمبر451 مورخہ 13-05-16 جرم 392ت پ تھانہ بٹالہ کالونی میں9تولے زیورات اور-/80,000روپے نقدی
5. مقدمہ نمبر368 مورخہ 13-09-16 جرم 392ت پ تھانہ سٹی سمندری میں زیور، موبائل مالیت-/356500
6. مقدمہ نمبر86 مورخہ 13-04-21 جرم 395ت پ تھانہ مرید والا میں زیور مالیت-/76,95,000لوٹے گئے۔

(ج)مقدمہ نمبر13/390 جرم337H2/412/427/395نامعلوم 8کس ملزمان کے خلاف درج ہوا جن میں سے ایک کس نامزد ملزم گرفتار ہو کر حوالات جوڈیشل ہے جس سے 3تولے آرٹی فیشل جیولری برآمد ہوئی ہے۔

(د)مقدمہ نمبر13/451بجرم 392ت پ تھانہ بٹالہ کالونی میں 2ملزمان

1. نوید احمد ولد شوکت علی قوم راجپوت سکنہ ڈی ٹائپ کالونی

2. مسماۃ شاہدہ دختر نامعلوم سکنہ گلی نمبر 12 محمد آباد جو کہ مجرم اشتہاری ہیں۔
جبکہ بقایا مقدمات میں ملزمان ٹریس نہ ہوئے ہیں۔
(ہ) مقدمات میں ملزمان کو جلدازجلد ٹریس کرنے کے لئے ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں اور تفتیشی افسران کو ہدایت کی گئی ہے کہ نامعلوم ملزمان کو جلدازجلد گرفتار کرکے اور مقدمات کو حقائق کی روشنی میں یکسو کرکے رپورٹ 173 ض ف جلدازجلد داخل عدالت کروائیں۔

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)

لاہور: تھانہ جنوبی چھاؤنی میں درج موٹر سائیکل / موٹر کار چوری کی تعداد و تفصیلات

*3419: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) تھانہ جنوبی چھاؤنی لاہور میں کون کون سے ایریاز شامل ہیں؟
(ب) اس تھانہ کی حدود میں کس کس جگہ پولیس چوکیاں قائم کی گئی ہیں؟
(ج) پولیس چوکی خالد مسجد میں ملازمین کی تعداد کتنی ہے اور ان ملازمین کی کہاں کہاں ڈیوٹی ہے؟
(د) خالد پارک پر کس کس ملازم کی ڈیوٹی کس کس وقت ہوتی ہے؟
(ہ) یکم دسمبر 2013 سے 15 دسمبر 2013 تک اس تھانہ کی حدود میں موٹر سائیکل چوری / موٹر کار چھیننے کی ریکارڈ وارداتیں ہوئی ہیں، ان کے مقدمہ نمبر کیا کیا ہیں اور کس کس سے موٹر سائیکل چھینی گئی یا چوری ہوئی ہے؟
(و) ان میں سے کس کس مقدمہ کی موٹر سائیکل، پولیس نے چوروں اور ڈاکوؤں سے برآمد کروا رکھی ہے؟
(ز) کس کس مقدمہ کی موٹر سائیکل ابھی تک پولیس برآمد نہیں کر سکی، حکومت کب تک یہ موٹر سائیکل برآمد کروائے گی؟

(تاریخ وصولی 17 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 10 مارچ 2014)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) تھانہ ہذا 6 بیٹ ہائے پر مشتمل ہے جو بیٹ وائز علاقہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تھانہ ہذا چوکیات درج ذیل مقامات پر قائم ہیں۔

1۔ چوکی نادر آباد (خدا بخش کالونی)

2۔ چوکی کیولری گراؤنڈ (کیولری گراؤنڈ نزد خالد مسجد)

(ج) چوکی کیولری گراؤنڈ میں ایک سب انسپکٹر اور 4 کانسٹیبلان تعینات ہیں۔ ان ملازمان کی ڈیوٹی جمعتہ المبارک کو بوقت نماز جمعہ ڈیوٹی لگائی جاتی ہے اسکے علاوہ مختلف اوقات میں ان کی گشت ڈیوٹی خالد پارک میں لگائی جاتی ہے۔

(د) خالد پارک میں درج ذیل اوقات میں درج ذیل ملازمان کی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے۔

1۔ صبح۔ /5 بجے تا۔ /7 بجے صبح (عمران C/16307، مدثر C/18533

2۔ شام۔ /4 بجے تا۔ 8 بجے رات (نعیم رضا C/10189، ارشاد C/11803

(ہ) یکم دسمبر 2013 سے 15 دسمبر 2013 تک تھانہ جنوبی چھاؤنی کی حدود میں موٹر سائیکل چوری / موٹر کار چھیننے کا کوئی مقدمہ درج رجسٹر ہو کر بغرض تفتیش انویسٹی گیشن ونگ کو موصول نہ ہوا ہے۔

(و) کوئی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

(ز) کوئی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 23 جنوری 2015)

پی پی 243 ڈی جی خان: تھانہ جات اور عمارت سے متعلقہ تفصیلات

*3430: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پی پی 243 ڈی جی خان میں واقع کتنے تھانہ جات کی اپنی عمارات ہیں اور کون کون سے تھانہ جات کرایہ کی عمارات میں چل رہے ہیں اور ان کا کتنا کرایہ سال 13-2012 کے دوران ادا کیا گیا؟

(ب) اگر حکومت ان تھانہ جات کی اپنی عمارات تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک ؟

(ج) ان تھانہ جات کے لئے 13-2012 اور 14-2013 کے دوران کتنی کتنی گرانٹ کس کس مد کیلئے فراہم کی گئیں ؟

(د) ان تھانہ جات نے مذکورہ عرصہ کے دوران سرکاری گاڑیوں کی مرمت و پٹرول پر کتنے اخراجات کئے، تھانہ وائز تفصیل سے آگاہ کریں ؟

(تاریخ وصولی 17 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 3 فروری 2014)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) حلقہ پی پی 243 پانچ تھانہ جات پر مشتمل ہے جو درج ذیل ہیں۔

(i) تھانہ صدر (سرکل سٹی) (ii) تھانہ گدائی (سرکل سٹی)

(iii) تھانہ دراہمہ (سرکل صدر) (iv) تھانہ کوٹ مبارک (سرکل صدر)

(v) تھانہ چوٹی (سرکل کوٹ چھٹہ)

حلقہ پی پی 243 میں موجود تمام تھانہ جات اپنی سرکاری عمارات میں کام کر رہے ہیں ماسوائے تھانہ گدائی کے جو کہ مورخہ 11۔07۔24 کو قائم ہوا اور کرایہ کی عمارت میں کام کر رہا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔	12۔07۔01 تا 13۔01۔31	16500/۔ روپے ماہانہ
2۔	13۔02۔01 تا 14۔03۔30	تھانہ صدر کی عمارت میں کام کرتا رہا۔
3۔	14۔04۔01 تا حال	16500/۔ روپے ماہانہ

تھانہ گدائی کی غیر سرکاری عمارت کا ماہانہ کرایہ مبلغ۔/16500 روپے باقاعدگی سے ادا کیا جا رہا ہے۔

(ب) تھانہ گدائی کی عمارت کے رقبہ کے حصول کے لیے جناب ڈی سی او صاحب ڈیرہ غازی خان سے خط و کتابت جاری ہے۔

(ج) حلقہ پی پی 243 کے تھانہ جات کو کسی مد میں کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی۔

(د) سال 14۔2012 میں جن گاڑیوں کی مرمت اور ڈیزل پر سال وائز رقم خرچ ہوئی ہے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 جولائی 2014)

گجرات: اشتہاری ملزمان کی تھانہ وائز تفصیلات

*3485: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں اس وقت کل اشتہاری ملزمان کی تعداد تھانہ وائز کتنی ہے۔ان کے نام، پتہ جات اوران کے خلاف مقدمہ جات کی تفصیل بتائیں نیز یہ کب سے اشتہاری ہیں؟

(ب) یکم جنوری 2013 سے آج تک کتنے اشتہاری ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔ان کے نام، پتہ جات بتائیں اور کتنے ملزمان کو اب تک سزا ہوئی ہے؟

(ج) اس وقت کتنے اشتہاری ملزمان ایسے ہیں جو کہ بیرون ملک فرار ہو چکے ہیں، ان کے نام اوران کو گرفتار کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل یکم اپریل 2014)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یکم جنوری 2013 سے آج تک 2325 مجرمان اشتہاریوں کو گرفتار کیا گیا ہے ان کے نام و پتہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جن میں 39 ملزمان کو اب تک سزا ہوئی ہے۔

(ج) اس وقت 422 اشتہاری مجرمان ایسے ہیں جو کہ بیرون ملک فرار ہو چکے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ان میں سے 57 مجرمان اشتہاریوں کے ریڈ وارنٹ جاری کروائے جا چکے ہیں جبکہ بقایا مجرمان اشتہاریوں کے ریڈ وارنٹ جاری کروانے کا تحرک جاری ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2014)</u>

<u>گجرات: پولیس ملازمین کی تفصیلات</u>

*<u>3521: میاں طارق محمود</u>: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں اس وقت کتنے اے ایس آئی اور ایس آئی کام کر رہے ہیں ان کے نام، جگہ تعیناتی اور اس ضلع میں تعیناتی کا عرصہ بتائیں؟

(ب) ان میں کتنے اور کون کون سے ملازم اس ضلع میں پانچ یا زائد عرصہ سے تعینات ہیں ان کے نام اور جگہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(ج)اس وقت ان میں سے کتنے ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ / قانونی کارروائی کہاں کہاں ہو رہی ہے ؟

(د) کیاحکومت کے علم میں ہے کہ ان ملازمین کی اکثریت عرصہ دراز سے اسی ضلع میں حکومت کی پالیسی کے برعکس تعینات ہے ؟

(ہ) کیاحکومت، پالیسی کے برعکس تعینات ملازمین کواس ضلع سے ٹرانسفر کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 28 مارچ 2014)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) ضلع گجرات میں اس وقت 126 ایس آئی، 132 اے ایس آئی اور 56 ٹی / اے ایس آئی تعینات ہیں ان کے نام، جگہ تعیناتی اور اس ضلع میں تعیناتی کے عرصہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گجرات میں اس وقت 44 ایس آئی اور 49 اے ایس آئی پانچ سال یازائد عرصہ سے تعینات ہیں اور جگہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پولیس آرڈر 2002 کے آرٹیکل 7 ضمن 5 کے مطابق "کانسٹیبل اور اسسٹنٹ سب انسپکٹر کے رتبے میں بھرتی مستقل سکونتی ضلع کی بنیاد پر ہوگی جو ملازمت سے متعلق تمام امور کے سلسلے میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے رتبے تک ان کا انتظامی یونٹ ہوگا اور صرف ایسے افسران کو بیرون کاری سے متعلق مفوضہ کاموں کے لیے ان کے مستقل سکونتی ضلع میں تعینات کیا جائے گا تفتیش ٹریفک، سیکیورٹی، ریزرو اور خبررسانی کے متعلقہ فرائض کے لیے دیگر اضلاع کے افسران کی تعیناتی پر ایسی کوئی پابندی نہیں ہوگی۔

(ہ) ضلع ہذا میں قواعد کے مطابق عمل درآمد ہو رہا ہے اگر اس بارے میں کوئی نئی پالیسی وضع کی گئی تو اس پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 29 مئی 2014)

سرگودھا: تھانوں کی تعداد اور عملہ سے متعلقہ تفصیلات

***3677: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-**

(الف) ضلع سرگودھا میں تھانوں اور سرگودھا پولیس انسپکٹرز کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قانون کے مطابق انسپکٹر کی موجودگی میں سب انسپکٹر کو تھانہ کا انچارج یا انویسٹی گیشن ونگ کا انچارج نہیں لگایا جا سکتا۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے انسپکٹرز کی موجودگی کے باوجود متعدد تھانوں میں سب انسپکٹرز کو تھانہ انچارج ایس ایچ او اور انویسٹی گیشن ونگ کا انچارج لگایا ہوا ہے جس سے انسپکٹرز میں بددلی پائی جاتی ہے۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان تمام سب انسپکٹرز جو تھانوں میں انچارج ہیں کو ہٹا کر انسپکٹرز تعینات کرنے کو تیار ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 13 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 7 جولائی 2014)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) ضلع سرگودھا میں تھانوں کی تعداد 27 ہے جبکہ سردست 37 انسپکٹرز ضلع ہذا میں تعینات ہیں۔

(ب) نوٹیفیکیشن نمبری L-7532 مورخہ 24-07-2013 کے مطابق پولیس آرڈر نمبر 22، مجاریہ 2002 کے آرٹیکل نمبر 21 ضمن 4 کے تحت سب انسپکٹرز کو SHO یا انچارج انویسٹی گیشن ونگ تعینات کیا جا سکتا ہے۔

(ج) نوٹیفیکیشن نمبری L-7532 مورخہ 24-07-2013 کے مطابق پولیس آرڈر نمبر 22، مجاریہ 2002 کے آرٹیکل نمبر 21 ضمن 4 کے تحت سب انسپکٹرز کو تھانہ کا انچارج تعینات کیا جا سکتا ہے۔ ضلع ہذا میں SHOs کے علاوہ تعینات انسپکٹرز اہم نوعیت کی ڈیوٹیز پر تعینات ہیں جو خوش دلی سے کار سرکار انجام دے رہے ہیں۔

(د) مندرجہ بالا جملہ جزہائے کا جواب فرداً فرداً ضبط تحریر میں لایا جا چکا ہے ضلع ہذا میں کل 16 سب انسپکٹر اور کل 09 انسپکٹر بطور SHO تعینات ہیں جیسا کہ جزو "ب" کی وضاحت میں عرض کیا گیا ہے حکومت پنجاب کے نوٹیفیکیشن نمبری L-7532 مورخہ 24-07-2013 کے تحت مہتمم ضلع کو سب انسپکٹرز یا انسپکٹرز کو بطور SHO تعینات کرنے کی بابت صوابدیدی اختیارات دیئے گئے ہیں جو اہلیت اور کارکردگی کے پیش نظر سب انسپکٹرز کو بھی SHO تعینات کیا جا سکتا ہے۔ انسپکٹرز کو بطور SHO تعینات کرنے پر قطعی کوئی بار نہ ہے۔ ضلع ہذا کی دیگر انسپکٹرز جو SHO تعینات نہ ہوتے ہیں کو بھی محکمانہ ضرورت کے تحت انتہائی اہم ذمہ داریاں سونپی جاتی ہیں جو افسران بالا کے احکامات کی بجاآوری کو فرض اولین سمجھتے ہیں اور قطعی بددل نہ ہیں اگر کسی آفیسر کو کوئی پریشانی یا مسئلہ ہوتی ہے وہ بلا حیل وحجت زیر دستخطی کے روبرو پیش ہو کر عرض معروض کرتا ہے جس کو بغور سن کر مناسب دادرسی کی جاتی ہے۔

(لسٹ سب انسپکٹر SHOs مع تھانہ جات برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

صوبہ میں پولیس اسٹیشنز اور انسپکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیل

*3818: میاں محمد اسلام اسلم: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں کل کتنے پولیس اسٹیشن ہیں اور انسپکٹرز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا موبائل پولیس اور پروٹوکول پولیس کو پٹرولنگ پولیس سے Attach کیا جا سکتا ہے تاکہ تھانے میں ایس ایچ اوز کام کر سکیں؟

(تاریخ وصولی 29 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 7 اپریل 2014)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) پنجاب میں 709 پولیس اسٹیشن اور پنجاب پولیس میں انسپکٹرز کی تعداد 2120 ہے۔

(ب) پنجاب ہائی وے پٹرولنگ، پنجاب پولیس میں ایک الگ اور فعال یونٹ کے طور پر کام کر رہی ہے۔ جس کا کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم پنجاب پولیس کے دوسرے یونٹوں (ٹریفک پولیس، ایلیٹ پولیس) کی طرح مکمل طور پر علیٰحدہ قائم ہے جس کو موبائل پولیس اور پروٹوکول پولیس کے ساتھ Attach نہیں کیا جا سکتا۔ پنجاب کے دیہی علاقوں کی شاہراؤں پر بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لیے اور مقامی پولیس کی معاونت کے لیے حکومت پنجاب نے 2004 میں پٹرولنگ پوسٹس قائم کرنے کا فیصلہ کیا اور اس مقصد کے لیے پنجاب ہائی وے پٹرولنگ کے نام سے ایک الگ فورس تشکیل دی گئی۔ پنجاب ہائی وے پٹرولنگ کا عملہ عوام دوستی، فرض شناسی، احترام آدمیت اور اعلیٰ اخلاقیات کی روایت کے ساتھ خدمت سر انجام دیتے ہوئے عوام الناس کی مدد کے ساتھ ساتھ پولیس کے امیج کو مثبت طور پر تبدیل کرنے میں پیش رفت کر رہا ہے۔ اس مقصد کے لیے پٹرولنگ موبائل ایک آفیسر، ایک ڈرائیور کانسٹیبل اور 03 عدد مسلح کنسٹیبلان پر مشتمل ہوتی ہے جو 24 گھنٹوں میں 03 شفٹوں میں گشت ڈیوٹی کرتی ہے۔

پنجاب ہائی وے پٹرولنگ کے بنیادی اغراض و مقاصد درج ذیل ہیں:۔

1۔ شاہراؤں پر سنگین جرائم مثلاً ڈکیتی اور راہزنی کا خاتمہ اور سدباب۔

2۔ ایمرجنسی کی صورت میں عوام الناس کی مدد۔

3۔ حادثات میں زخمیوں کی دیکھ بھال اور قریبی ہسپتالوں میں منتقلی۔

4۔ موبائل ایجوکیشن کے ذریعے عوام الناس میں ٹریفک مینجمنٹ اور روڈ سیفٹی کے متعلق آگاہی پیدا کرنا۔

(تاریخ وصولی جواب 2 اکتوبر 2014)

فیصل آباد: چک جھمرہ میں تھانہ جات میں اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*3864: جناب آزاد علی تبسم: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل جھمرہ ضلع فیصل آباد کے تھانہ جات میں جون 2013 سے اب تک ڈکیتی، راہزنی، چوری کی کتنی وارداتوں کے مقدمات کا اندراج ہوا۔ تھانہ وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان وارداتوں میں ملوث کتنے ملزمان کو اب تک گرفتار کیا گیا۔ مقدمہ وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنے مقدمات ایسے ہیں جن کے ملزمان کو اب تک گرفتار نہیں کیا گیا، اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟
(د) مذکورہ تحصیل میں مندرجہ بالا عرصہ کے دوران اغواء برائے تاوان کے کتنے مقدمات کا اندراج ہوا اور کتنے مقدمات میں ملزمان گرفتار ہوئے؟
(ہ) اغواء برائے تاوان کی وارداتوں کو روکنے کے لیے متعلقہ پولیس نے اب تک کیا اقدامات اٹھائے اور ان اقدامات سے اغواء کی وارداتوں میں کتنی کمی واقع ہوئی؟

(تاریخ وصولی 03 فروری 2014 تاریخ ترسیل 14 اپریل 2014)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) تھانہ چک جھمرہ میں جون 2013 سے اب تک چوری، ڈکیتی، راہزنی کے 148 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جبکہ تھانہ ساہیانوالہ میں 62 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔
(ب) ان مقدمات میں گرفتار ملزمان کی مقدمہ وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) تھانہ چک جھمرہ جن میں جون سال 2013 سے لیکر آج تک چوری، راہزنی اور ڈکیتی کے 49 مقدمات ایسے ہیں جس میں نامعلوم ملزمان ملوث ہیں جو تاحال ٹریس نہ ہوئے ہیں جن کی گرفتاری بقایا ہے اور 21 مقدمات زیر تفتیش ہیں۔ اسی طرح تھانہ ساہیانوالہ میں چوری، ڈکیتی اور راہزنی کے 20 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔ جن میں نامعلوم ملزمان ملوث ہیں جن کی گرفتاری بقایا ہے۔ نامعلوم ملزمان کو ٹریس کر کے گرفتار کرنے کے لئے مخبر مامور کئے گئے ہیں ان کو ٹریس کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے اور 10 مقدمات جھوٹے اور بے بنیاد پائے جانے پر خارج کئے گئے ہیں جبکہ 12 مقدمات زیر تفتیش ہیں۔ انشاء اللہ جلد از جلد ملزمان کو ٹریس کر کے گرفتار کیا جاکر مقدمات کو یکسو کیا جائے گا۔ ملزمان نامعلوم ہونے کی وجہ سے ملزمان کی گرفتاری عمل میں نہ لائی جاسکی ہے جبکہ مقدمات جن میں ملزمان نامزد ہیں وہ بخوف گرفتاری اپنے مسکن کو تالے لگا کر نامعلوم مقام پر منتقل ہو چکے ہیں جن کے خلاف کارروائی زیر دفعہ 87 ض۔ ف عمل میں لاکر چالان زیر دفعہ 512 ض ف مرتب کیا گیا جن کی گرفتاری کے لئے ریڈز کئے جارہے ہیں۔
(د) تحصیل چک جھمرہ میں اس عرصہ کے دوران 1 مقدمہ اغواء برائے تاوان درج رجسٹر ہوا جس میں 3 ملزمان ملوث تھے جو کہ پولیس مقابلہ میں ہلاک ہوئے جبکہ ملزمان سے تاوان کی رقم بھی برآمد ہو چکی ہے۔

(ہ) اغواء برائے تاوان کے واقعات کی روک تھام اور علاقہ مکینوں کی جان ومال حفاظت کے لئے مقامی پولیس نے چوری، ڈکیتی اور اغواء برائے تاوان کی وارداتوں میں ملوث ریکارڈ یافتہ گان کے خلاف روزانہ کی بنیاد پر SP ٹاؤن اور متعلقہ SDPO کی سر براہی میں چھوٹے اور بڑے ریڈ کئے جارہے ہیں۔ ناکہ بندی پوائنٹ بنائے گئے ہیں جہاں پر مشکوک افراد کو چیک کیا جاتا ہے۔ مؤثر گشت عمل میں لائی جارہی ہے۔ نیز جرائم کی روک تھام کے لئے مخبران اور مختلف انفارمیشن حاصل کرنے کا نظام بھی بنایا ہوا ہے۔ ایک مقدمہ جو کہ اس سال میں درج رجسٹر ہوا جس میں ملوث ملزمان پولیس مقابلہ میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور پولیس کی مؤثر حکمت عملی کے باعث اس کے بعد اغواء برائے تاوان کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 جون 2014)

بچوں کے تحفظ کے لئے قانون کے مطابق رولز بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*3888: ڈاکٹر عالیہ آفتاب: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ بات درست ہے کہ بچوں کے تحفظ کا قانون The Punjab Destitute and Neglected Children Act 2004 کے 10 سال گزر جانے کے باوجود اس کے رولز نہیں بن سکے؟

(ب) کیا حکومت بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے آزاد اور بااختیار صوبائی کمیشن برائے حقوق اطفال کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) جوینائل جسٹس سسٹم آرڈیننس 2000 کے تحت قانون سے متصادم بچوں کو ریاستی خرچ پر مفت قانونی مدد کی فراہمی کے لیے 14-2013 کے بجٹ میں کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟

(د) گزشتہ دو سالوں کے دوران جوینائل جسٹس آرڈیننس 2000 کے تحت کتنے بچوں کو ریاستی خرچ پر مفت قانونی مدد فراہم کی گئی؟

(تاریخ وصولی 7 فروری 2014 تاریخ ترسیل 22 اپریل 2014)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف)درست ہے لیکن چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے Punjab Destitute and Neglected Children Act 2004 کے رولز کے لئے ورکنگ شروع کی ہوئی ہے۔

(ب)جی ہاں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے آزاد اور بااختیار صوبائی کمیشن برائے حقوقِ اطفال کے قیام کے لئے کام شروع کر دیا ہے۔

(ج)جوینائل جسٹس آرڈیننس 2000 کے تحت چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے بجٹ میں ایسی کوئی مد نہیں ہے جس کے تحت جوینائل بچوں کو قانونی مدد فراہم کرے۔

(د)۔ایضاً۔

(تاریخ وصولی جواب 13اکتوبر 2014)

پنجاب پولیس کی تنخواہوں اور کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

*3912: سردار وقاص حسن مؤکل: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کیا یہ درست ہے کہ پنجاب پولیس کی تنخواہوں میں 100 فیصد اضافہ اس لئے کیا گیا کہ ان کی کارکردگی بہتر ہو سکے اور جرائم میں کمی لائی جاسکے؟

(ب)کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبے میں بڑھتے ہوئے جرائم پولیس اہلکاروں کی ناقص کارکردگی کی وجہ سے ہیں؟

(ج)اگر جزوہائے "الف" و "ب" کا جواب اثبات میں ہیں تو ان کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے حکومت نے کوئی عملی اقدامات اٹھائے ہیں اور وہ اقدامات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 11 فروری 2014 تاریخ ترسیل 21 اپریل 2014)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)پنجاب پولیس آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ پنجاب میں اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے جرائم کی بیخ کنی کر رہی ہے۔چونکہ چند سالوں سے مذہبی منافرت اور دہشت گردی اور دیگر Factors کی وجہ سے پنجاب پولیس کی کارکردگی بابت معاشرتی جرائم کی شرح بہت کم ہے۔

مزید براں دن بدن بڑھتی ہوئی آبادی کی شہروں کو نقل مکانی اور بے روزگاری کی وجہ سے سٹریٹ کرائم میں اضافہ نظر آتا ہے۔تاہم پولیس اپنی حد مقدور کوششوں سے جرائم کو کم کرنے میں کوشاں ہے۔

جہاں تک تنخواہوں میں اضافہ کا تعلق ہے اس کو جرائم کے ساتھ منسلک نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اس کا پولیس کی کارکردگی سے کوئی تعلق ہے۔پوری دنیا میں بڑھتی ہوئی مہنگائی اور دیگر عوامل کی وجہ سے اور پولیس فورس کی ڈیوٹی کی مناسبت سے تنخواہوں میں اضافہ ناگزیر تھا جو حکومت وقت نے پولیس کی کارکردگی اور جانفشانی کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا۔پنجاب پولیس اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے جرائم میں کمی اور شہریوں کی جان ومال کی حفاظت کے لیے کوشاں ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔پنجاب آبادی کے لحاظ سے اور کاروباری وصنعتی طور پر پورے پاکستان میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔جس کی وجہ سے دن بدن آبادی میں اضافہ اور شہروں میں نقل مکانی کا عمل جاری ہے اور دوسرے صوبوں اور دیہی علاقوں سے بے روزگار افراد پنجاب کا رخ کر رہے ہیں جس کی بناء پنجاب پولیس کی کارکردگی متاثر ہو رہی ہے۔مزید براں جہادی وغیر ملکی اور فرقہ ورانہ دہشت گردی کی وجہ سے پنجاب پولیس کی کارکردگی میں فرق پڑا ہے اور چھوٹے جرائم میں معمولی اضافہ ہوا ہے۔مگران سب عوامل کے باوجود پولیس کی کارکردگی کو ناقص نہیں کہا جا سکتا۔تاہم ذاتی ناقص کارکردگی پر پولیس افسران کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی بھی عمل میں لائی جاتی ہے اور سزائیں دی جاتی ہیں۔

(ج)

1. محکمہ پولیس پنجاب کے ملازمین صوبہ میں امن وامان کی صورت حال کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے شبانہ روز کوشاں ہیں اور اپنی خدمات سرانجام دیتے ہوئے اپنی جانوں کے نذرانے دینے سے بھی گریزاں نہ ہیں۔اسی جذبے کے تحت 2009 میں محکمہ پولیس کے 92 ملازمین 2010 میں 60 ملازمین، 2011 میں 61 ملازمین، 2012 میں 49 ملازمین اور 2013 میں 37 پولیس ملازمین اپنے فرائض منصبی سرانجام دیتے ہوئے شہید ہو گئے۔ایسی مثالیں ملک کے کسی اور محکمہ میں موجود نہ ہیں کہ جب محکمہ پولیس کے افسران اور

ماتحتان مل کر دہشت گردوں کے ناپاک عزائم کو ناکام بنانے کے لیے منظم اور پیشہ وارانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر آپریشن کرتے ہوئے اپنی جانوں کے نذرانے ملک وقوم کی سلامتی کے لئے پیش کرتے ہیں۔

2. اچھی کارکردگی پر محکمہ پولیس کے ملازمین کو سراہا جاتا ہے لیکن ناقص کارکردگی پر انہیں بڑی اور چھوٹی سزائیں بھی دی جاتی ہیں۔اس سلسلہ میں پنجاب پولیس کے تمام ملازمین کو سخت احتسابی عمل سے گزرنا پڑتا ہے۔ پنجاب پولیس میں انسپیکشن اینڈ ویجیلنس کے شعبہ میں کسی بھی اہلکار کی ناقص کارکردگی پر فوری سزائیں دینے کا مؤثر نظام موجود ہے۔

3. ملک میں بڑھتی ہوئی آبادی اور جرائم کے پیش نظر موجودہ حکومت پولیس ملازمین کی اخلاقی اور پیشہ وارانہ استعداد کار کو زیادہ سے زیادہ فعال بنانے کے لیے مؤثر، ٹھوس اور جامع حکمت عملی پر عمل درآمد کروارہی ہے۔ حکومت پنجاب نے پولیس کی استعداد کار بڑھانے کے لیے ترکی کے پولیس افسران کے ساتھ ایک ریسرچ گروپ قائم کیا ہے جو پنجاب پولیس کو جدید تقاضوں پر استوار کرنے کے لیے تجاویز مرتب کر رہا ہے۔اس سلسلے میں کرائم سین انویسٹی گیشن تربیت یافتہ سیل لاہور اور ساہیوال میں پائلٹ پروجیکٹ کے طور پر شروع کر دیا گیا ہے۔

4. تھانوں کو جدید سہولیات سے آراستہ کرنے کے سلسلہ میں "ماڈل پولیس پروجیکٹ" کو فیڈ بیک میکانزم کے ساتھ مانیٹر کیا جارہا ہے۔

5. پنجاب پولیس کو جدید آلات سے آراستہ کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔اس سلسلے میں ایک پروجیکٹ C3-1 پر کام جاری ہے جس کے تحت جدید کیمروں کے ذریعے اور کمانڈ کنٹرول سسٹم کو Integrate کر کے پولیس کی کارکردگی کو بہتر بنایا جائے گا۔C3-1 کو پنجاب کے دوسرے بڑے اضلاع کے اندر بھی شروع کیا جائے گا۔

6. تاہم یہ درست ہے کہ پنجاب پولیس میں استعداد کار اور تھانوں کی کارکردگی اور سہولیات کو بہتر کرنے میں بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔اس سلسلے میں مزید فنڈز کا اجراء کیا جانا مناسب ہو گا۔ تھانوں کی حالت زار کو بہتر کر کے کارکردگی مزید بہتر کی جا سکتی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 26 مئی 2014)</u>

چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے سنٹرز بڑھانے سے متعلقہ تفصیلات

*3914: محترمہ باسمہ چودھری: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے زیرانتظام سنٹرز کی تعداد 2011 میں پانچ تھی، اس تعداد کو بڑھانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سنٹروں میں رکھے گئے بچوں کی تعداد صوبے کی آبادی کے لحاظ سے حیران کن حد تک کم ہے اور اگر ایسا ہے تو کیا چائلڈ پروٹیکشن بیورو اور اس کے ماتحت سنٹرز اپنے قیام کے اغراض و مقاصد میں بری طرح ناکام نہیں ہوئے۔

(ج) کیا حکومت ایسے اقدامات کرے گی جس سے زیادہ سے زیادہ محروم Destitute عدم توجہ (Neglected) اور لاوارث بچوں کو سنٹرز میں رکھا جائے۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 11 فروری 2014 تاریخ ترسیل 21 اپریل 2014)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) جی یہ درست ہے کہ اس تعداد کو بڑھانے کے لیے رحیم یار خان میں چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن کی تعمیر آخری مراحل میں ہے، جبکہ بہاولپور، ڈیرہ غازی خان اور ساہیوال میں سرکاری زمین حاصل کر لی گئی ہے۔ اور ان ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں یہ سکیمز سال 15-2014 ADP میں منظور ہو چکی ہیں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کیونکہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو اپنے قیام سے 27151 بچوں کو تحویل میں لے چکا ہے اور 26516 کو ان کے والدین کے ساتھ Reunite کروا چکا ہے۔ مزید بہتری کی جانب مثبت اقدام کئے جا رہے ہیں۔

(ج) رحیم یار خان میں ادارہ مکمل ہو رہا ہے، ڈی جی خان، بہاولپور، ساہیوال سنٹر مالی سال 15-2014 بنانے کی سکیم منظور ہو چکی ہیں اس سے زیادہ محروم عدم توجہی لاوارث بچوں کو ان سنٹرز میں رکھا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 14 اکتوبر 2014)

گوجرانوالہ: محکمہ پولیس کے تھانہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*4183: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ کے کس کس تھانہ کی حدود میں جنوری 2012ء سے آج تک چوری ڈکیتی، راہزنی، قتل اور اقدام قتل کی کتنی ایف آئی آرز کا اندراج کیا گیا، تھانہ وائز تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان وارداتوں میں ملوث کتنے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں، کتنے مفرور ہیں نیز مفرور ملزمان کو اب تک گرفتار نہ کرنے کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں۔

(ج) گرفتار ملزمان سے اب تک کتنا سامان و نقدی برآمد کر لی گئی ہے۔

(د) مذکورہ وارداتوں میں محکمہ پولیس کے کون کون سے اہلکاران کو اعلیٰ کارکردگی پر انعامات سے نوازا گیا۔

(تاریخ وصولی 11 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 2 جون 2014)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) ضلع گوجرانوالہ کے تھانہ جات کی حدود میں جنوری 2012 سے آج تک چوری، ڈکیتی، راہزنی، قتل اور اقدام قتل کے ذیل مقدمات درج ہوئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ وارداتوں میں 15367 ملزمان گرفتار ہوئے 1298 مفرور ہیں بیشتر مقدمات نامعلوم ملزمان کے خلاف درج ہوتے ہیں تاہم تمام ممکنہ وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے مفرور ملزمان کو گرفتار کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔

(ج) گرفتار ملزمان سے اب تک 58,43,93,587 روپے کا مالیتی سامان ونقدی برآمد کرلی گئی ہے۔

(د) محکمہ پولیس کے درج ذیل اہلکاران کو اعلیٰ کارکردگی پر انعامات سے نوازا گیا۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	انعام
1	محمد افضل	انسپکٹر	10000/-
2	عاصم شہزاد	سب انسپکٹر	5000/-
3	محمد عاطف	سب انسپکٹر	5000/-
4	غلام فرید	اسسٹنٹ سب انسپکٹر	5000/-
5	خاور حسین	اسسٹنٹ سب انسپکٹر	5000/-
6	محمد سلیم	ہیڈ کانسٹیبل	5000/-
7	شہزادہ کامران	ہیڈ کانسٹیبل	5000/-
8	عمر کاشف	کانسٹیبل	20000/-
9	زاہد کامران	کانسٹیبل	5000/-
10	زاہد الحسن	کانسٹیبل	5000/-
11	عدنان احمد	کانسٹیبل	5000/-
12	ذوالفقار احمد	کانسٹیبل	5000/-

(تاریخ وصولی جواب 8 ستمبر 2014)

گوجرانوالہ میں کار، موٹر سائیکل چوری کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

*4184: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ کے کس کس تھانہ کی حدود میں جنوری 2012ء سے آج تک کار، موٹر سائیکلز

چوری کرنے یا چھیننے کی کتنی وارداتیں درج ہوئیں؟

(ب) مذکورہ وارداتوں میں ملوث کتنے ملزمان گرفتار ہوئے؟

(ج) آج تک کتنی کار / موٹر سائیکلز برآمد ہو چکی ہیں اور ان میں سے کتنی اصل مالکان تک پہنچا دی گئیں

ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ کار / موٹر سائیکلز برآمد کرنے کے بعد پولیس ملازمین اصل مالکان تک پہنچانے کی بجائے اپنے زیر استعمال رکھتے ہیں یا عزیز و اقرباء کو استعمال کے لئے دے دیتے ہیں؟

(تاریخ وصولی 11 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 2 جون 2014)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں مختلف تھانوں کی حدود میں جنوری 2012 سے آج تک کار، موٹر

سائیکلز، چوری کرنے یا چھیننے کی وارداتیں ہوئیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ وارداتوں میں ملوث 3817 ملزمان گرفتار ہوئے۔

(ج) آج تک 77 کاریں / 1629 موٹر سائیکلز برآمد ہوئیں جو تمام اصل مالکان تک پہنچا دی گئیں ہیں۔

(د) یہ بات درست نہ ہے کہ برآمد شدہ گاڑیاں کار / موٹر سائیکل پولیس ملازمان خود استعمال کر رہے ہیں یا ان کے عزیز و اقارب استعمال کر رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 22 جولائی 2014)

ٹوبہ ٹیک سنگھ: چک نمبر 438 ج ب اور چک نمبر 437 ج۔ب کے چوک پر پولیس چوکی کا قیام و دیگر تفصیلات

*4243: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 438ج ب اور چک نمبر 437ج ب تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی باؤنڈری وال پر واقع ایک چوک ہے جو ایک چھوٹا کاروباری اڈہ بن چکا ہے جس سے تقریباً 15 سے بیس دیہات منسلک ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 438ج ب بھوآنہ اڈہ تھانہ صدر گوجرہ اور تھانہ صدر ٹوبہ ٹیک سنگھ سے تقریباً 20 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے جس کی وجہ سے پولیس گشت کا نظام بہت مشکل ہے اور عوام کو شکایت کے لئے طویل سفر طے کرنا پڑتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقہ میں راہزنی اور ڈکیتی کی وارداتوں کی شرح بہت زیادہ ہے؟

(د) کیا لوگوں کی جان ومال کے تحفظ اور مشکلات کے ازالے کے لئے حکومت 438ج ب بھوانہ اڈہ تحصیل گوجرہ اڈہ پر پولیس چوکی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 18 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 30 مئی 2014)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) یہ درست ہے کہ چک نمبر 438ج ب اور چک نمبر 437ج ب تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی باؤنڈری وال پر واقع ایک چوک ہے۔ اس چوک میں لوگوں نے اپنے روزگار کے لیے دکانات بنا رکھی ہیں جن کی حفاظت کے لیے مالکان خود بھی ان دوکانات میں سوتے ہیں۔ مزید متعلقہ تھانہ کی ایگل اور موبائل پٹرولنگ رات کو اس چوک میں گشت کرتی ہیں۔ مذکورہ علاقہ میں جرائم کی شرح کم ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ 438ج ب بھوآنہ اڈہ تھانہ صدر گوجرہ اور تھانہ صدر ٹوبہ ٹیک سنگھ سے تقریباً 20 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس علاقہ کے لوگوں کی جان ومال کی حفاظت اور جرائم کی روک تھام کے لیے پولیس ایگل اور موبائل کے ذریعے اس علاقہ میں گشت کے نظام کو مؤثر بنایا گیا ہے تاکہ کسی قسم کے ناخوشگوار واقعہ سے بچا جا سکے۔

(ج) دوران سال 2014 اس علاقہ میں ڈکیتی اور راہزنی کی بابت کوئی واردات نوٹس میں نہ آئی ہے۔ تاہم اس علاقہ میں گشت کے نظام کو یقینی بنایا گیا ہے۔

(د) اندریں حالات اس علاقہ میں پولیس چوکی کے قیام کی ضرورت نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 جولائی 2014)

تھانہ مروٹ سے متعلقہ تفصیلات

*4349: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی 284 تحصیل فورٹ عباس میں تھانہ مروٹ جو کہ محکمہ ریلوے کی پرانی بوسیدہ بلڈنگ جو دو کمروں پر مشتمل ہے، پاکستان بننے سے قبل سے قائم ہے؟

(ب) کیا حکومت تھانہ کو بلڈنگ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 21 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 5 جون 2014)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی 284 تحصیل فورٹ عباس میں تھانہ مروٹ محکمہ ریلوے کی پرانی بلڈنگ میں قائم ہے۔

(ب) اے آئی جی ڈویلپمنٹ سی پی او کی رپورٹ کے مطابق متعلقہ ضلع کی جانب سے PC-I/RCE برائے تعمیر بلڈنگ تھانہ مروٹ تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر دفتر ہذا مورخہ جون 2014 کو سالانہ ترقیاتی پروگرام 15-2014 میں شامل کرنے کے لیے وصول ہوا جبکہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 15-2014 مکمل ہو چکا ہے لہذا تھانہ ہذا کو آئندہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 16-2015 میں شامل کرنے کے لیے تحرک کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 5 اگست 2014)

لاہور میں ون ویلنگ سے متعلقہ تفصیلات

*4483: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کی تمام سڑکوں خصوصاً نہر کے ساتھ نوجوان لڑکے موٹر سائیکلوں پر ون ویلنگ کرتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان واقعات کی روک تھام کے لئے پنجاب اسمبلی سے ایک قانون بھی پاس ہوا تھا لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا۔

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مروجہ قوانین پر عمل درآمد کرانے، ان واقعات کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے۔

(د) کیا حکومت یہ ارادہ رکھتی ہے کہ جس تھانے کی حدود میں ون ویلنگ ہو اس تھانے کے ایس ایچ او کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے تاکہ ان واقعات کی مکمل روک تھام ہو سکے۔

(تاریخ وصولی 10 اپریل 2014 تاریخ ترسیل 6 مئی 2014)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) یہ بات کسی حد تک درست ہے کہ لاہور میں بعض سڑکوں پر نوجوان ون ویلنگ کرتے ہیں۔ لاہور میں سٹی ٹریفک پولیس لاہور نے 2010 سے 22-06-2014 تک ون ویلنگ کرنے والوں کے خلاف 471 مقدمات مختلف پولیس اسٹیشنز میں درج کروائے ہیں اور تمام فیلڈ سٹاف کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ آئندہ بھی ون ویلنگ کرنے والوں کے خلاف بلاامتیاز حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے۔

(ب) درست ہے کہ 2006 میں ون ویلنگ کے خلاف ایک قانون پاس ہوا تھا جس پر عمل درآمد یقینی بناتے ہوئے سٹی ٹریفک پولیس لاہور اور ڈسٹرکٹ پولیس کے باہمی تعاون سے سپیشل ٹیمیں تشکیل دی جاتی ہیں جو ون ویلنگ کرنے والوں کے خلاف بلاامتیاز کارروائی عمل میں لاتی ہیں۔ یہ بات درست نہیں کہ پنجاب اسمبلی کے منظور کردہ قانون پر عملدرآمد نہیں ہو رہا۔

(ج) لاہور میں سٹی ٹریفک پولیس لاہور نے 2010 سے 22-06-2014 تک ون ویلنگ کرنے والوں کے خلاف 471 مقدمات مختلف پولیس اسٹیشنز میں درج کروائے ہیں اور تمام فیلڈ سٹاف کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ آئندہ بھی ون ویلنگ کرنے والوں کے خلاف بلاامتیاز حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے۔

(د) جی ہاں۔ لاہور میں ون ویلنگ کرنے والوں کے خلاف پولیس قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لاتی ہے۔ تاہم جمعہ، ہفتہ اور اتوار کی رات کو شہر کی اہم شاہراہوں پر خصوصی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے۔ بالخصوص کینال روڈ کے دونوں اطراف، مین بلیوارڈ گلبرگ، قذافی سٹیڈیم اور دیگر کشادہ سڑکوں پر خصوصی پٹرولنگ کی جاتی ہے اور ون ویلنگ کرنے والوں کے خلاف مقدمات درج کیے جاتے ہیں ان

کے موٹر سائیکل قبضہ میں لیے جاتے ہیں۔ اگر کسی علاقہ میں SHO کی غفلت یا لا پرواہی پائی جائے تو اس کے خلاف انضباطی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 مئی 2015)

ضلع لاہور میں تھانہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*4582: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا ضلع لاہور کے تھانہ جات میں سٹاف ان کی Strength کے مطابق ہے، اگر نہیں ہے تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ب) کیا حکومت پنجاب اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرتے ہوئے مذکورہ سٹاف ان کی Strength کے مطابق فوری پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان تھانہ جات میں سٹاف کی کمی کی وجہ سے جرائم کی شرح میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے؟

(تاریخ وصولی 12 مئی 2014 تاریخ ترسیل 17 جون 2014)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) قلمی ہے کہ اسمبلی سوال ہذا کی بابت انسپکٹر اسٹیبلشمنٹ دفتر زیر دستخطی سے تحریری رپورٹ حاصل کی گئی ہے جو تحریر ہے کہ ضلع لاہور کے تمام تھانہ جات میں لاء اینڈ آرڈر اور انویسٹی گیشن ضروریات کے پیش نظر اس کی تقسیم کی جاتی ہے ضلع لاہور کی ٹوٹل نفری کی تفصیل ذیل ہے۔

نوعیت	INSP	SI	ASI	HC	FC
منظوری نفری ضلع لاہور	200	1308	1898	3117	20302
موجودہ نفری ضلع لاہور	244	1402	1930	3077	20002
کمی نفری	+44	+94	+32	−40	−300

(ب) تھانہ جات میں تعینات نفری کے علاوہ لاہور میں سیکورٹی ڈویژن، انویسٹی گیشن ونگ بمعہ CIA بھی قائم ہے ملازمان جن میں ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں تمام تھانہ جات کو ان کی منظوری

/ضروریات کے مطابق نفری فراہم کی جاتی ہے پنجاب حکومت کی نفری کو پورا کرنے کیلئے وقتاً فوقتاً قواعد کے مطابق بھرتی کرتی رہتی ہے۔

(ج)پولیس اپنے موجودہ سٹاف کے ساتھ جرائم کی بیخ کنی کے لیے ہر ممکن کوششیں کر رہی ہے اور جرائم کی شرح میں خاطر خواہ کمی بھی واقع ہوئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9فروری 2016)

پنجاب بھر میں قائم تھیٹرز کی مانیٹرنگ سے متعلقہ تفصیلات

*4917:جناب امجد علی جاوید: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا پنجاب بھر میں قائم تھیٹرز کی مانیٹرنگ کا کوئی نظام وضع کیا گیا ہے یا نہیں ؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مانیٹرنگ سسٹم کی ہیئت ترکیبی کیا ہے اس کام پر مامور افراد کے انتخاب کے لئے کیا معیار مقرر کیا گیا ہے ؟

(ج) کیا مانیٹرنگ کے اس نظام میں سماجی، سیاسی اور سول سوسائٹی کے افراد کو شامل کیا گیا ہے ؟

(تاریخ وصولی 10 جون 2014 تاریخ ترسیل 10 جولائی 2014)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) ڈرامیٹک پرفارمنس ایکٹ 1876 اور رولز آف بزنس 1974 کے تحت پنجاب بھر میں تھیٹرز کے لائسنس اور مانیٹرنگ کا اختیار محکمہ داخلہ کے سپرد ہے۔

محکمہ داخلہ نے تھیٹرز کی مانیٹرنگ کے لئے ہدایات اور ایس او پیز تفصیل سے جاری کئے ہیں جن کے تحت تمام اضلاع ڈی سی اوز تھیٹرز کی مانیٹرنگ کرتے ہیں (ہدایات اور ایس او پیز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ب) اس سلسلے میں سنسر ریہرسل کمیٹی قائم کی گئی ہے جس میں محکمہ داخلہ، ڈی سی او اور آرٹ کونسل کے افسران شامل ہیں۔

(ج) ہر ضلع کی امن کمیٹی کا ایک فرد سنسر ریہرسل کمیٹی کا ممبر ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 23جنوری 2015)

فیصل آباد میں تھانہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*5102: محترمہ مدیحہ رانا: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع فیصل آباد میں کتنے تھانہ جات ہیں اور کس کس علاقہ میں ہیں؟

(ب) کتنے تھانہ جات سرکاری عمارات اور کتنے پرائیویٹ عمارات میں قائم ہیں؟

(ج) سال 13۔2012 کے دوران ضلع ہذا کے کس کس تھانہ کی عمارت کی تعمیر و مرمت پر کتنی رقم خرچ کی گئی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) حکومت اس ضلع کے کس کس تھانہ کی عمارت تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 23 جولائی 2014 تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2014)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) ضلع فیصل آباد میں کل تھانہ جات کی تعداد 40 ہے اور کس کس علاقہ میں ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 37 تھانہ جات سرکاری عمارات میں ہیں جب کہ 3 تھانہ جات تھانہ مدینہ ٹاؤن، منصورہ آباد اور نشاط آباد کرایہ کی بلڈنگ میں ہیں۔

(ج) سال 13۔2012 کے دوران 3 تھانہ جات کی تعمیر و مرمت پر درج ذیل رقم خرچ کی گئی۔

1۔ تھانہ پیپلز کالونی۔ /157536	2۔ تھانہ کوتوالی۔ /445661
3۔ تھانہ بٹالہ کالونی۔ /296800	4۔ ملت ٹاؤن۔ /100000

کل خرچ= ۔/999997 روپے

(د) ضلع فیصل آباد کے 18 تھانہ جات:۔

(مدینہ ٹاؤن، کھرڑیانوالہ، جھنگ بازار، سمن آباد، نشاط آباد، ساندل بار، روڈالہ روڈ، بلوچنی، مریدوالا، ساہیانوالہ، ستیانہ، ترکھانی، گڑھ، صدر تاندلیانوالہ، سٹی سمندری، منصورہ آباد اور سٹی جڑانوالہ) کے نئی عمارات کے لئے Rough Cost Estimates آئی جی پنجاب لاہور کو بھجوائے جا چکے

ہیں جن میں تھانہ سمن آباد کو ADP 15-2014 میں تعمیر کے لئے شامل کیا جا چکا ہے جسکا ADP NO1875 ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 اکتوبر 2014)

صوبہ بھر میں عوامی حلقوں کو سیل کرنے سے متعلق تفصیلات

*5332: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت سمیت صوبہ بھر میں محکمہ داخلہ نے عوامی علاقوں کو حساس قرار دیگر عام ٹریفک کے لئے سیل کر دیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے ؟

(ب) کیا محکمہ داخلہ کی طرف سے سیل شدہ علاقوں کے لئے باقاعدہ کوئی نوٹیفکیشن جاری کیا جاتا ہے نوٹیفکیشن فراہم کریں ؟

(ج) کیا کوئی شخص، ادارہ یا تنظیم اپنی سیکیورٹی کے لئے کسی عام گزر گاہ کو سیل کر سکتا ہے، اگر نہیں تو ایسے شخص ادارے یا تنظیم کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، آج تک کتنے لوگوں کے خلاف ایکشن لیا گیا، تفصیل بتائی جائے ؟

(د) ضلع چنیوٹ میں قانونی / غیر قانونی کتنے نوگو ایریا کہاں کہاں واقع ہیں اگر کوئی ایسا ایریا ہے تو کیا حکومت عوام کے وسیع تر مفاد میں کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں ؟

(تاریخ وصولی 21 نومبر 2014 تاریخ ترسیل 8 جنوری 2015)

(جواب موصول نہیں ہوا)

صوبہ بھر میں گیس سلنڈر پھٹنے کے کیسز سے متعلقہ تفصیلات

*5453: ڈاکٹر عالیہ آفتاب: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) سال 2013 اور 2014 میں صوبہ بھر میں کتنے ناقص گیس سلنڈر پھٹنے کے کیس رپورٹ ہوئے ؟

(ب) ان حادثات میں کتنے افراد زخمی اور کتنی اموات ہوئیں ہیں۔

(ج) کیا حکومت ناقص گیس سلنڈر بنانے والوں کے خلاف سخت ترین اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں۔

(تاریخ وصولی 12 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 30 جنوری 2015)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) سال 2013 اور 2014 میں صوبہ بھر میں 147 ناقص گیس سلنڈر پھٹنے کے کیس رپورٹ ہوئے ہیں۔

(ب) ان حادثات میں 281 افراد زخمی اور 42 افراد کی اموات ہوئی ہیں۔

(ج) ناقص سلنڈر بنانے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کا اختیار آئیل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی (OGRA) کے پاس ہے ناقص سلنڈر بنانے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کا اختیار محکمہ شہری دفاع کے پاس نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

لاہور رائے ممتاز حسین بابر

مورخہ 10 فروری 2016 سیکرٹری

بروز پیر 12 فروری 2016 محکمہ داخلہ کے سوالات و جوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	جناب احمد خان بھچر	2994
2	محترمہ عائشہ جاوید	1149-1148-1146
3	جناب فیضان خالد ورک	1198
4	ڈاکٹر نوشین حامد	1753-1752
5	ڈاکٹر سید وسیم اختر	2439
6	محترمہ نگہت شیخ	2528-2523
7	جناب احسن ریاض فتیانہ	2821-2681
8	میاں طاہر	3125-3124
9	جناب شہزاد منشی	3419
10	جناب احمد علی خان دریشک	3430
11	میاں طارق محمود	3521-3485
12	چوہدری عامر سلطان چیمہ	3677
13	میاں محمد اسلام اسلم	3818
14	جناب آزاد علی تبسم	3864
15	ڈاکٹر عالیہ آفتاب	5453-3888
16	سردار وقاص حسن مؤکل	3912
17	محترمہ باسمہ چوہدری	3914
18	چوہدری اشرف علی انصاری	4184-4183
19	جناب امجد علی جاوید	4917-4243
20	جناب محمد نعیم انور	4349
21	محترمہ حنا پرویز بٹ	4582-4483

5102	محترمہ مدیحہ رانا	22
5332	الحاج محمد الیاس چنیوٹی	23